"مدارس عربیہ کی اصلاح"

جریدہ اہلحدیث کو جواب

مکرم محترم جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث زید مجدہٗ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اہلحدیث مجریہ ۱۲ اگست ۱۹۳۸ء کا مضمون پڑھا جواباً گذارش ہے کہ جس طرح جناب کی دوربین نگاہیں مدرسہ رحمانیہ دہلی پر رحم وکرم کے ساتھ اٹھیں اور اٹھ رہی ہیں اسی طرح والد صاحب مرحوم بھی اس کی ترقی کے کسی پہلو کو چھوڑتے نہ تھے بھلا جو شخص اپنا کاروبار اور کل اشغال چھوڑ کر اسی کا ہو رہا ہو۔ جو ہزار ہا کی رقم ہر سال اس پر خرچ کرتا ہو۔ جو سارا دن اسی میں گذارتا ہو۔ بلکہ جسے دن رات یہی ایک دھن لگی رہتی ہو وہ کس طرح اس سے اور اس کی ترقی کی کسی شاخ سے غافل رہ سکتا تھا؟ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مگر جب کبھی جناب نے یہ سکیم پیش کی غفران مآب والد ماجد صاحب مرحوم نے اسے منظور نہ فرمایا بلکہ ان کے دل پر ایک چوٹ لگی۔ پس میں بھی با دب عرض کروں گا کہ آپ مدرسہ رحمانیہ کو تو سردست اسکی حالت پر چھوڑ دیجئے اور دوسرے مدارس پر یہ تجربہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے بلند ارادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔

عبدالوہاب (مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

جمعیۃ الخطابۃ کا سالانہ اجلاس

(از مدیر)

قارئین محدث اس سے ناآشنا نہیں کہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں تعلیم کے ساتھ ساتھ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے بہترین مبلغین پیدا کرنے کیلئے تقریر وخطابت کا بھی بہترین انتظام ہے۔ چنانچہ اساتذہ کی زیر نگرانی اس مقصد کی تکمیل کیلئے ایک مستقل انجمن "جمعیۃ الخطابۃ" کے نام سے قائم ہے جس میں ہر پنجشنبہ کو لڑکے مجوزہ پروگرام کے مطابق عربی اور اردو میں مختلف عنوانات پر تقریریں کرتے ہیں اور پھر عمدہ اور کامیاب مقررین کو ہر ہفتہ حوصلہ افزا انعامات دیے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ سال بھر قائم رہتا ہے اور تعلیم ختم ہونے پر جب سالانہ امتحان کی تیاری میں لڑکے منہمک ہونا چاہتے ہیں تو اس انجمن کا ایک نہایت بارونق اور مہتم بالشان آخری اجلاس منعقد ہوتا ہے۔ سال رواں کے اس آخری اجلاس کے بعد تقریباً چار مہینے کیلئے یہ دلچسپ علمی مشغلہ ملتوی کر دیا جاتا ہے اور پھر تعطیل کلاں کے بعد جب مدرسہ کا نیا سال شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی اس مجلس کی بھی تجدید ہوتی ہے۔ نئے عہدیداران اور تازہ دم ممبران کی کوشش سے اس کی نشاط انگیزیاں پھر عود کر آتی ہیں۔ ہر ہفتہ بادہ نوشانِ علم وحکمت کی محفل گرم ہوتی ہے اور پھر جام پر جام لنڈھائے جاتے ہیں۔ اور "رندانِ مشرب" جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں ؎

تا حشر یہ گردش میں ترا پیمانہ رہے

لیکن آپ کو معلوم ہے کہ اس سال وابستگانِ "رحمانیہ" پر خصوصیت کے ساتھ رنج والم کا جتنا بڑا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اور غم

دانددہ کا جیسا گہرا زخم لگا ہے واللہ! اگر موجودہ مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی دلنوازیاں، شفقت ومحبت کے ساتھ پُرامید حوصلہ افزائیاں ہماری یاوری نہ کرتیں تو خدا جانے ہمارا کیا حال ہوتا۔ خصوصاً اس قسم کے مواقع پر تو مرحوم میاں صاحب نوراللہ مرقدہ کی یاد کچھ اس طرح دل کو ستاتی ہے کہ ہم تڑپ کر رہ جاتے ہیں۔ مگر آفریں صد آفریں ہو مرحوم کے اس جوان ہمت فرزند کو جو اتنے عظیم المرتبہ شفیق باپ کی جدائی سے انتہائی غمگین ہونے کے باوجود بھی محض ہمیں خوش دیکھنے اور ہمارا غم غلط کرنے کے خیال سے اپنے قلب وجگر پر پتھر باندھکر ہمارے سامنے ہنستا ہوا آتا اور مسکراتے ہوئے ہونٹوں سے ہماری مزاج پرسی کرتا ہے۔ ہر ہر طالبعلم کے رنج وراحت کا وہ شریک ہے۔ ابھی ابھی صوبہ اڑیسہ کا ایک غریب طالب علم بیمار ہوگیا۔ اس کی علالت کی اطلاع آپ کو رات میں ملی۔ اسی وقت بے چین ہوگئے اور فوراً اپنی کوٹھی سے (باوجود میلوں دور ہونے کے بھی) اپنی خاص کار پر تشریف لائے اور اس کے سرہانے کھڑے ہوکر نبض دیکھی حال پوچھا اور دوا کا انتظام کر گئے۔ صبح حکیم کو دکھایا اور تیمارداری میں اتنی تندھی کی کہ الحمدللہ وہ طالب علم بالکل صحتیاب ہوگیا۔ واللہ العظیم! یہ منظر عجیب اثرانگیز ہوتا تھا کہ یہ کروڑھا کا مالک بندۂ خدا محض اللہ کے لئے ایک غریب پردیسی کی چارپائی کے پاس کھڑا ہوکر اس کی خیریت پوچھتا، اور پوری ہمدردی کے ساتھ اس کو تسکین دیتا تھا۔

جن طالب علموں کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ ان کے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ فوراً ان کو درزی کے یہاں بھجواکر ان کے لئے کپڑے تیار کرادیے۔ قرآن مجید کے ترجمے اور حدیث کی کتابوں کے ختم ہونے پر لڑکوں نے خوشی کرنی چاہی کچھ خود آپس میں چندہ کرکے اکٹھا کیا اور پھر مہتمم صاحب سے بھی اس میں شرکت کی درخواست کی، تو انھوں نے ہر ہر جماعت سے پوچھ پوچھکر جتنا اونھوں نے مانگا، ان کی منہ مانگی مراد پوری کی اور کامل حوصلہ مندی کے ساتھ انکی ہمت افزائی کی۔

الغرض مرحوم میاں صاحب کی جاری کردہ ایک ایک چیز کو پوری دلچسپی کے ساتھ باقی رکھا ہے۔ اور ان میں کسی قسم کی کمی تو کجا، اور ترقی وزیادتی کے خواہشمند ہیں۔ چنانچہ قدیم دستور کے مطابق جب اس سال بھی جمعیۃ الخطابہ کے آخری یا سالانہ اجلاس کا موقع آیا، تو آپ نے کمال شوق سے اس کے انعقاد کا مشورہ دیا۔ آپ ہی کی ہمت کو دیکھکر لڑکوں نے بھی اپنی ہمت دکھائی۔ نہایت محنت وکاوش سے ایک پروگرام تیار کیا گیا، جو اپنی صوری ومعنوی دونوں حیثیتوں سے نہایت شاندار تھا مورخہ ۱۳ رجمادی الاخری ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱ راگست ۱۹۳۸ء یوم پنجشنبہ کو صبح ۷ بجے سے حضرت العلام جناب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی کی صدارت میں یہ اجلاس شروع ہوا۔ اور درمیان میں کھانے اور نماز ظہر کے وقفہ کے علاوہ مسلسل ۳ بجے تک یہ علمی مجلس جاری رہی۔ ہر مقرر نے اپنی عربی یا اردو تقریریں اتنی خوبی سے بیان کیں کہ سننے والوں پر وجد طاری ہوجاتا تھا۔ بعض تقریریں ایسی موثر تھیں کہ آنکھیں پرنم ہوجاتیں۔ جناب صدر نے ان تقریروں کا بڑا اثر لیا چنانچہ اخیر میں فرمایا ہر مقرر نے اپنی اپنی تقریر نہایت خوش اسلوبی سے بیان کی ہے۔ میں اساتذہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے محنت سے کام کیا، اور الحمدللہ کہ ان کی محنتیں اپنا پھل دکھارہی ہیں۔ نیز مہتمم صاحب بھی مستحق تبریک ہیں کہ وہ اپنے پیسوں کو جس نیک مصرف میں بہارہے ہیں۔ بفضل اللہ وہ اپنے بہترین محل میں صرف ہورہے ہیں دعائے خیر وبرکت کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔ مہتمم صاحب بھی اختتام جلسہ سے کچھ پہلے تشریف لائے تھے۔ ان کے ساتھ